

جس کی اللہ اہانت کرے اسے عزت دینے والا کوئی نہیں



علمائے اہلسنت کی نظر میں

بزرگ

امام المناظرین
حضرت علامہ صوفی محمد اللہ داتا گشتی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

از قلم:

www.ishaat-ul-Uloom.net



ادارہ اشاعت العلوم و سن پورہ، لاہور پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَالَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ط
جس کی اللہ ہانت کرے اُسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔

علمائے اہل سنت

کی نظریں

میزید

از قلم

امام المناظرین حضرت علامہ ضوفی محمد اللہ تاج صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

ناشر

ادارۃ اشاعت العلوم و سن پورہ لاہور (پاکستان)

نام کتاب : علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید
 مصنف : امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 اشاعت : چہارم : شوال ۱۴۱۲ھ
 تعداد : اشاعت اول تا دوم : دو ہزار (۲۰۰۰)
 سوم : دو ہزار (۲۰۰۰)
 چہارم : تین ہزار (۳۰۰۰)
 ہدیہ : ایصال ثواب بحق قبلہ صوفی محمد اللہ دتارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 و مصنف کتاب ہذا اور دعائے خیر بحق معادین ادارہ
 ناشر : ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ و سن پور لاہور - ۳۹۔

ملنے کا پتہ

خادم ادارہ اشاعت العلوم کرم پارک مصری شاہ، لاہور (پاکستان)

فہرست

- ۱۔ پیش لفظ ۵
- ۲۔ غیر مقلد و مایوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں ۸
- ۳۔ یزید کا مختصر اور ضروری تعارف ۹
- ۴۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۱۰
- ۵۔ عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان ۱۰
- ۶۔ حدیث نمبر ۱ ۱۰
- ۷۔ ضروری وضاحت ۱۱
- ۸۔ حدیث نمبر ۲ ۱۲
- ۹۔ حدیث نمبر ۳ ۱۳
- ۱۰۔ اہل مدینہ اور یزید ۱۴
- ۱۱۔ امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید ۱۶
- ۱۲۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں ۱۶
- ۱۳۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں ۱۸
- ۱۴۔ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں ۱۸
- ۱۵۔ علی بن برہان الدین الحنبی فرماتے ہیں ۱۹
- ۱۶۔ ابو بزرۃ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ ۲۰

- ۲۱۔ حافظ ابن کثیر کا مزید کے متعلق عقیدہ
- ۲۲۔ حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ
- ۲۳۔ علامہ ذہبی کا عقیدہ
- ۲۴۔ امام بخاری سنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- ۲۴۔ حجة الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور مزید
- ۲۵۔ ابوشکو رسالی محمد بن عبدالسعد شعیب کشتی
- ۲۶۔ علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں
- ۲۸۔ علامہ عبدالعزیز مرحوم نمبر اس شرح العقائد میں فرماتے ہیں
- ۲۹۔ علامہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
- ۳۰۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
- ۳۳۔ اُمت مسلمہ میں اختلاف
- ۳۵۔ حدیث غزوہ قسطنطنیہ
- ۳۶۔ خارجیوں کے استدلال کا جواب نمبر ۱
- ۳۷۔ جواب نمبر ۲
- ۳۸۔ محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید
- ۳۹۔ اعلان

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو۔ باطل ہمیشہ مغلوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ تو ضرور کرتے ہیں لیکن برسرِ عام دین اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی کی امت اپنے نبی کی سیرت پر برسرِ عام آج تک کوئی جلسہ نہ کر سکی۔ بعینہ گستاخانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بدگو دیگر اولیاء اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت کا اظہار منظرِ عام پر آکر ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ ان گروہوں کے باطل پرست ہونے کی بین دلیل ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جفا دریوں کی گستاخوں کی تاویلیں ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلنا کارِ دارِ جبر۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہل بیت اطہار علیٰ جدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھلے بندوں اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی خداداد شوکت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لا سکتے البتہ یزید کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے سود کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو براہ راست باغی کہنا تو انتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اوراق سیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی تصویر جیسی ہے ویسی ہی عوام کو دکھلا دی جائے۔

فقط
محرم اللہ داتا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَالْمَلُوءُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ الْمُصْطَفَى
وَالْبِهِ وَاصْغَابِهِ وَأَوْلِيَايَهُ الْأَتَقِيَاءِ۔

اما بعد! دنیا میں دین تو اور بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ
دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں خود
فرماتا ہے اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ یعنی دین حق اللہ تعالیٰ
کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم
کا انکار کرنا ہے۔ باقی اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے
تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو۔

تَفَرَّقَ أُمَّتِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلَّمَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً
مِیرِی امت کے تہتر گروہ ہوں گے سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنمی
وَاَحَدَةٌ قَالُوا مَنْ هِيَ يَا سُوْلَ ہوں۔ لوگوں نے پوچھا، وہ ایک کون
اَعْنُو قَالُوا مَا اَنَا عَلَيْنَا وَ ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ
اصحابی۔ کے طریقہ پر ہوگا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حنقی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال
اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علیکم بسنتی" یعنی تم میری سنت کو
لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہل سنت تھے اور یہ ہی ایک

مذہب حق ہے باقی سب نوپید اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تشفی کے لیے
حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقِشْقَرِيُّ وَ

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي قَالَا حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْخَزَائِمِيُّ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ

السَّوْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَدَامَةَ

الْجَزْرِيُّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

مَيْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ سَعِيدِ

یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں اہل بدعت اور اہل ہوا

کے چہرے قیامت کے دن سیاہ

ہوں گے اور اہل سنت و جماعت

کے چہرے سفید ہوں گے۔

www.Ishaat-ul-Islam.net

مَبْيَضٌ وَجْهٌ وَتَسْوَدُّ وَجْهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ سَوَّاهُ وَجْهُهُمْ فَأَهْلُ

الْبِدْعِ وَالْأَهْوَاءِ وَأَمَّا الَّذِينَ أَبْيَضَتْ وَجْهُهُمْ فَأَهْلُ

السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔

اس حدیث شریف کو سیدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے

تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

غیر متعلقہ دہائیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں:

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَ

الْخَطِيبُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ

ابن ابی حاتم اور خطیب نے ابن عباس

سے (یوم تبیض وجوه) کی تفسیر نقل کیا

نہ تاریخ بغداد خطیب بغدادی جلد ۷ ص ۳۶۹ سطر ۱۱۱ نہ دیکھے تفسیر درنور جلد ۲ ص ۶۳ سطر ۱۱۱

(يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ) مَجُوهٌ أَهْلُ
 السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةُ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ
 أَهْلُ الْبِدْعِ وَالضَّلَاةِ وَآخِرُهَا
 الْخَطِيبُ وَالِدَيْكَ عَنْ ابْنِ عَسَرَ
 مَرْفُوعًا وَآخِرُهَا أَيْضًا مَرْفُوعًا
 أَبُو نَصْرٍ التَّيْمَنِيُّ فِي الْإِبَاحَةِ
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ٤

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت
 ہوا کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کالامہ ہونے سے بچنے کے لیے عقائد
 اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی ٹولوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہل سنت
 و جماعت کا ساتھ دینا چاہیے۔ قرآن مجید بھی ایمانداروں کو اسی کی طرف
 راہ دکھاتا ہے کہ اے اہل اسلام نماز کے اندر مجھ سے انبیاء اور اولیاء کے
 راستے کی بھیگ مانگو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے لہذا ہم اسی بات کو لازم
 پکڑتے ہوئے یزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور دیگر
 علماء و اشراف اہل سنت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو ہلاک ہو وہ
 دیدہ و دانستہ ہو۔

یزید کا مختصر اور ضروری تعارف

یَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي
 حَافِظِ بْنِ حَجْرٍ عَسَلَانِي لِكُتِبَتْ يَمِينُ كَيْزِيدِ

٤ تفسیر فتح القدیر جلد ۱ ص ۳ سطر نمبر ۹۷۲

سَفِيَّانَ صَخْرَ بْنَ حَرْبٍ بْنِ
أُمَيَّةَ بْنِ عَبْسٍ شَسْرَ ابْنِ خَالِدٍ
وُلِدَ فِي خِلَافَةِ عَثْمَانَ رَ لَ
بِثَامَاوِيَةَ بْنِ ابْنِ سَفِيَّانَ صَخْرَ بْنَ حَرْبٍ
بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْسٍ شَسْرَ ابْنِ خَالِدٍ
اس کی ابو خالد ہے عثمان رضی اللہ عنہ
کی خلافت کے زمانے میں پیدا
ہوا تھا۔

یہ ہی حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

قَدْ أَبْطَلَ مَنْ ذَعَمَ أَنَّهُ
وُلِدَ فِي الْعَقْدِ النَّبَوِيِّ رَ لَ
یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت
عہد نبوی میں ہوئی ہے۔
لہذا قصہ گو حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے
پر یزید کو اٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اصل اور موضوع
(من گھڑت) قصہ ہے۔

عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ۱

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

لَا يَزَالُ هَذَا أَمْرًا مَتَّبَعًا قَائِمًا
بِالْقِسْطِ حَتَّى يَكُونَ أَوَّلُ مَنْ
يُثْلِكُهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أُمِّيَّةٍ
يُقَالُ لَهُ يَزِيدٌ ۚ

امت کا معاملہ عدل و انصاف پر قائم ہو
گا۔ یہاں تک کہ رشتہ اندازی کرنے
والا پہلا شخص بنی اُمیہ سے ہو گا اور
نام اس کا یزید ہو گا۔

ضروری وضاحت

صواعق محرقہ عربی ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱۹ سطر ۱۰ لیکن سند اس حدیث
مشرف کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

محدث ابو اعلیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث
سنائی حکم بن موسیٰ نے اُن کو ولید نے
ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے
اور ان کو ابو عبیدہ بن جراح نے ابو وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں۔

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔

رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب پکتے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ رں کی
ابو عبیدہ بن جراح سے ملاقات نہیں ہوئی۔

۱۔ مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۳۱ سطر ۲۲، لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۰، ریح الخلفاء عربی بیروتی ص ۱۲۸

۲۔ سطر ۱۰ لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۰ مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۳۱ سطر ۱

حدیث نمبر ۲

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ فِي مَسْنَدِهِ عَنْ
أَبِي الدُّدَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَذِلُّ
مَنْ يَبْدُلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي
أُمَيَّةٍ يُقَالُ لَهُ يَزِيدٌ
محدث زویالی نے اپنی مسند میں
ابودرداء سے روایت کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا
شخص بنی اُمیہ میں سے ہے اور
نام اس کا یزید ہوگا۔

یہ دوا رشتہ دگرا می نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔ اب
قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیر المومنین
رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے اور لکھنے والوں میں سے کون اس قابل ہے
کہ اُسے جھٹلایا جائے۔ یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے معاملہ میں رخنہ ڈالنے والا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بدلنے والا ہو۔ وہ تم مقلد اور غیر مقلد ہابیوں
کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا
فتویٰ کن کے متعلق ہے۔ سنت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی
دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شرمادو۔

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَافِظُ أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا
زُهَيْرُ بْنُ مَرْجٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ
رُكَيْنٍ شَنَاكَامِلٌ أَبُو الْعَلَا سَمِعْتُ
عَبَّاسًا يَسْمَعُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ ذَا بَابِ اللَّهِ مِنْ سَنَةِ سِتِّينَ
وَأَمَارَةِ الصَّبِيَّانِ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن ساٹھ
(ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں
کی حکمرانی سے۔

البدایۃ والنہایۃ میں غلطی سے لفظ "ستین" کی جگہ "سبعین" لکھا گیا دلیل
اس کی یہ ہے کہ:

حافظ ابن حجر کی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ یوں دُعا
فرماتے تھے۔

اے اللہ میں تجھ سے سن ساٹھ کی
ابتدا اور بچوں کی حکمرانی سے پناہ مانگتا ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ تَأْسِ
الْبَتْنَيْنِ وَأَمَارَةِ الصَّبِيَّانِ -
پھر فرماتے ہیں :-

پس اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور
اُن کو سنہ ۵۹ میں وفات دے دی

فَاسْتَجَابَ اللَّهُ فَتَوَفَّاهُ لَهُ سَنَةٌ
تِسْعَ وَخَمْسِينَ وَكَانَتْ وَفَاةً

لہ البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صفحہ ۱۳

مُعَاوِيَةَ وَوَلَايَةَ ابْنِهِ سَنَةً
 سَتَيْنَ فَعَلِمَ أَبُو هُرَيْرَةَ بِوَلَايَةِ
 يَزِيدَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ فَاسْتَعَاذَ
 مِنْهَا لِسَاعِلِهِ مِنْ قَبِيحِ
 أَخْوَالِهِ بِوَاسِطَةِ إِعْلَامِ الصَّادِقِ
 الْمَصْدُوقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِذَلِكَ - ۱۰

معاویہ کی وفات اور اس کے بیٹے
 کی حکومت سن ساٹھ
 میں ہوئی۔ پس ابو ہریرہ
 نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان
 لیا تھا۔ پس آپ نے اُس سے پناہ
 مانگی کیونکہ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ان کو یزید کی حکومت کی بُرائیاں
 بتا دی تھیں۔

اس حدیث نمبر ۳ سے یزید کی حکومت کی مذمت بھی ثابت ہو گئی اور
 ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص پتہ ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

اہل مدینہ اور یزید

أَخْرَجَ الْوَائِدِيُّ مِنْ طَرِيقِ أَهْلِ
 عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْقَيْلِ قَالَ
 وَاعْتَمَدَ مَا نَحْنُ بِجَنَاحِ عَلَى يَزِيدَ حَتَّى يَفْقَتَا
 أَهْلَ مَرَى بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ
 أَنَّ رَجُلًا يَسْكُحُ أَمَقَاتِ الْأَوَّلَةِ وَالْبَنَاتِ

واقفی کئی سندوں سے اس روایت
 کو لائے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن قیل
 کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے اس وقت
 تک یزید پر خروج نہیں کیا یہاں تک کہ
 ہمیں خوف ہو گیا کہ اگر ہم نے اس کی

وَالْأَنْوَاحِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدْعُ

الْمَكْلُوءَ ۚ

بیعت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے

پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید اقبہات اولاد اور

بنات و انوات سے نکاح کر نیوالا

شرابی اور تارکِ صلوٰۃ انسان ہے۔

خاتم الحفاظ سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

”سلسلہ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر

دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں۔ اُس نے فوراً ایک لشکر جرار

ان سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد

مکہ میں جا کر ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ

کے بابِ طیبہ پر جنگ حرہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیسے ہوا کہ حسن بصری

رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی

شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔

بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ منورہ

کو لوٹا گیا اور ایک ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا ۛ

حفاظ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

بھی سُنیں۔ فرماتے ہیں :

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَدٍ أَخْبَرَنِي

سائب بن خلد کہتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ تاریخ الخلفاء للسيوطی ص ۱۴۲ بصر ۱۶ تا ۱۹ ۛ تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۴۲ موائع محمد عربی ص ۲۱۹

تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۴۲ سطر ۱۱

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ظُلْمًا أَخَافَهُ اللَّهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَمَلًا لَا يَنْفَعُهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کو ظلم کا خوف دلایا اللہ تعالیٰ اُسے خوفزدہ کرے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی۔ قیامت کے روز اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے مندرجہ شریف میں چار طریقوں سے نقل فرمایا ہے جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو خوف دلانے والے لعنتی کی کوئی نیکی قبول نہیں۔

امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم یزید کے متعلق اقتباسات نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ خارجی لوگ اس حلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابن جریر طبری بدترین شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں :

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ طَبْرِيٍّ يَزِيدِيٍّ
الطَّبْرِيُّ عَنِ الْوَسَّامِ الْجَلِيلِ الْفَسِيرِ
الْبُخَيْرِيِّ..... أَتَذَعُّ أَحْمَدُ بْنُ
محمد بیٹے جریر بیٹے یزید طبری کے حلیل القدر
امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابو جعفر ہے
آپ کے حق میں حافظ احمد بن علی

سیمانی نے بدکلامی کی ہے۔ کہا
ہے کہ ابن جریر رشتوں کے لیے
جھوٹ گھڑا کرتے تھے اور ایسا
ہی سیمانی نے کہا ہے یہ ایک جھوٹا
ظن ہے بلکہ ابن جریر اسلام کے
اکابر ائمہ میں سے ہیں۔

بَلَىٰ السَّيْمَانِيُّ الْخَائِظُ فَقَالَ كَانَ
لَيَمْنَعُ لِلرَّوَاغِيْنَ كَذَآءَالِ السَّيْمَانِيِّ
قَوْلُهُ اَرَحِبُهُ يَانْظُرِي
اَنْكَ كَاذِبٌ بَلْ اَبْنُ جَرِيْرٍ
مِنْ كِبَارِ اُمَّةِ الْاِسْلَامِ يٰ

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ابن جریر علامہ کے بڑے بڑے اماموں
میں سے ایک ہیں آپ کے قول پر
فیصلہ دیا جاتا ہے اور آپ کے فضل و
معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

كَانَ مِنَ اكْبَرِ اَئِمَّةِ الْعُلَمَاءِ
وَيُحْكَمُ بِقَوْلِهِ وَيُزَجَّءُ اِلَى
مَعْرِفَتِهِ وَفَضْلِهِ

یہ ہی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

آپ اپنے گھر میں دفن کئے گئے کیونکہ
حنبلوں میں سے بعض عوام ذلیل اور
کینوں نے آپ کو دن میں دفن
نہ کرنے دیا اور وہ آپ کو رافضی

وَدْفِنَ فِي دَارِهِ لِأَنَّ بَعْضَ
الْخَنَابِلَةِ دَرَعَاهُمْ مَنَعُوا مِنْ
دَفْنِهِ نَعَاثًا اَوْ نَسَبًا اِلَى
الرَّافِضِيْنَ وَاجْتَمَعَتْ مِنْ ثَمَاهُ

يَا دُلْعَادَ وَحَاشَاكَ مِنْ ذَلِكَ
كَلِمَةً - ۱
کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ
کو ملحد بھی کہا ہے آپ ان تمام بہتانوں
سے پاک تھے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ ثَبَاتٍ يَزِيدِي
الطَّبْرِيِّ الْأَمَامُ الْجَلِيلُ الْمَشْهُورُ
أَبُو جَعْفَرٍ ثِقَّةٌ الصَّادِقُ - ۲
محمد بن جریر بن یزید الطبری، امام اجل
مفسر ابو جعفر ثقف اور صادق ہیں۔

یہ تعابیان امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق تاریخ طبری میں اکثر
روایات لوط بن یحییٰ ابو مخنف سے لاتے ہیں۔ خارجی لوگ اس کے متعلق بھی
غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابو مخنف کو ائمہ جرح و تعدیل نے
کذاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف يعني دارقطني کہتے ہیں کہ ابو مخنف ضعیف ہے۔ ۳

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف وقال يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ لَيْسَ ثَبَقَةً لِعَنَى دَارْقَطْنِي کہتے ہیں

۱۔ البدایۃ والنہایۃ جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ ۲۔ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹ ۳۔ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹

کہ ابو مخنف کمزور ہے اور ابن معین کہتے ہیں کہ ابو مخنف پختہ راوی نہیں ہے۔
حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر
کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اَكْثَرُهُ مِنْ زِدَايَةِ ابْنِ مَخْنَفٍ لَوْطِ
بْنِ يَحْيَى وَقَدْ كَانَ شِعَاعًا وَهُوَ
ضَعِيفُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْوَيْلَةِ
وَلَكِنَّهُ اخْبَارِيٌّ حَافِظٌ عِنْدَهُ مِنْ
هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مَا كُنْتُ عِنْدَ
غَيْرِهِ۔

امام حسین کی شہادت کی روایات
اکثر ابو مخنف سے ہیں اور وہ ضعیف
تھا اور حدیث میں ضعیف ہے اللہ
کے نزدیک لیکن تاریخ کا حافظ ہے
تاریخی معلومات اس جیسی کسی اور
کو نہیں۔

ابو مخنف کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ ہی بات ہے کہ وہ ضعیف
ہے۔ یہ بات اللہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلم ہے کہ ضعیف راوی کی
روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحنفی صاحب سیرۃ حلبیہ فرماتے ہیں:

لَا يَخْفَى أَنَّ السِّيَرَةَ جَمَعُ
الصَّحِيحِ وَالضَّعِيفِ وَالْمُزَكَّلِ وَالْمُنْقَلَعِ
وَالْمُعْضَلِ دُونَ

یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی
کتابوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، بلاغ
مرسل، منقطع، معضل، یہ سب قسم
کی احادیث مقبول ہیں سوائے

موضوع کے۔

المَوْضُوعُ۔

اسی لیے تاریخ میں ابو مخنف کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

ابو برزہ سلمیٰ رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی کو امام عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

پس ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جس کا نام ابو برزہ تھا کہنے لگا تو اپنی

چھڑی حسین کے لبوں پر مارتا ہے۔

تیری چھڑی حسین کے اس مقام پر

لگ رہی ہے کہ میں نے بار بار دیکھا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ

کو چومہ کرتے تھے۔ اے یزید قیامت

کے روز جب بارگاہ خداوندی میں

حاضر ہوگا تیرا حامی صرف ابن زیاد

ہوگا اور یہ حسین جب میدان قیامت

میں آئیں گے ان کے حامی محمد مصطفیٰ

فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ أَهْتَجَا جَدُّنَا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقَالُ لَكَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسَدِيُّ

أَشْنَكُ بِعَضِيكَ فِي ثَوْرِ الْحُسَيْنِ أَمَا

لَعَنَهُ أَخَذَ قَضِيكَ مِنْ ثَوْرِهِ مَأْخَذَ

الْوَيْسَارِ أَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْنِيهِ أَمَا إِنَّكَ

يَا بَرْزَةَ تَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَأَبْنُ زَيْدٍ وَشَفِيعُكَ وَتَجْعَلُ

هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمُحَمَّدٌ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفِيعُهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

سلف شیعہ۔

ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنت و جماعت میں سے کوئی بھی یزید کا حامی کار نہیں۔ کیونکہ مَا أَتَا عَلَيْهِ وَاصْتَبَا فِيهِ پر صرف اور صرف اہل سنت ہی گامزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

لَمَّا خَرَجَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَنْ طَاعَتِهِ وَخَلَعُوا وَكَلَّوْا عَلَيْهِمْ ابْنُ مَيْمُونٍ وَابْنُ حَنْظَلَةَ لَمْ يَذْكُرُوا عَنْهُ وَهُمْ أَسَدُ النَّاسِ عَدَاوَةً لَهُ الْآمَازُكِيُّوهُ عَنْهُ مِنْ شَرْبِ الْخَمْرِ وَاشْيَاجِهِ لِبَعْضِ الْقَادُوْرَاتِ لَمْ يَلْسَمُوْهُ بِمَنْدَقَةٍ كَمَا يَفْذِفُهُ لِبَعْضِ التَّوَافِضِ بَلْ قَدْ كَانَ فَاسِقًا

جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر اطاعت سے نکل گئے اور اپنے اوپر ابن مطیع اور ابن حنظلہ حاکم مقرر کر لیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین دشمن تھے۔ یزید کے پھر بھی وہ صرف یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے اور بعض بدکاریاں بھی اس سے سرزد ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو زندیق نہیں کہا جیسے بعض رافضی کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

۱۔ تاریخ طبری جلد ۵ ص ۴۱۵ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ۸ ص ۱۹۲ ۲۔ البدایہ والنہایہ

جلد ۸ ص ۲۳۲ سطر ۱۸ تا ۱۸

حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ

آپ کہتے ہیں :-

يَزِيدُ بْنُ مَعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ
سَفْيَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَوَى عَنْ أَبِيهِ
وَعَنْهُ إِسْنَادُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بَنِي مَرْزُوقٍ - مَقْدُونِي
عَدَلَتْهُ وَلَيْسَ بِأَهْلٍ
أَنْ يَرْوَى عَنْهُ

یزید بن معاویہ کا وہ بیٹا ابی سفیان
کے یزید اپنے باپ سے روایت
کرتا ہے اور یزید سے اس کا بیٹا
خالد اور عبد الملک بن مروان روایت
کرتے ہیں۔ یزید معیوب انسان ہے
اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت

لی جائے۔

معلوم ہوا کہ یزید ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے
بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مردود۔

یہ ہی حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں :

قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي عَثْبَةَ أَحَدِ الثَّقَاتِ شَنَا
نَوَاسِلُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ ثِقَةً قَالَ
كُنْتُ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

یحییٰ بن عبد الملک بن ابی عتبہ جو کہ
راوی سچتہ ہیں کہتے ہیں کہ مجھے کہا
نوفل بن ابی عقرب نے "وہ بھی
راوی سچتہ ہے" کہ میں عمر بن عبد العزیز

فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ
فَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
يَزِيدُ فَقَالَ عُمَرُ لَقَوْلُ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ ذَا أَمْرٍ بِهِ
فَضَرَبَ بِشَرِيفِ سَوْطٍ لَهُ
معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔
کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید
کو امیر المؤمنین کہہ دیا، عمر بن عبد العزیز
نے کہا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہتا ہے
پس آپ کے حکم سے اس شخص کو
بیس کوڑے مارے گئے۔

علامہ ذہبی کا عقیدہ

يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مَقْدُودٌ
فِي عَدَالَتِهِ لَيْسَ بِأَهْلٍ
أَنْ يُرَوَّى عَنْهُ وَقَالَ أَخُو
بْنِ حَبِيلٍ لَا يُتَّبَعُ أَحَدٌ يُرَوِّي
عَنْهُ ۚ
یزید بن معاویہ معبود انسان ہے
اس لائق نہیں کہ اس سے روایت
لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے
ہیں اس سے روایت نہیں لینی
چاہیے۔

یزید کے کشیدائیوں کو کچھ شرم چاہیے کہ ایسے انسان کو رضی اللہ عنہ
اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کبیر جلد ۸ میں ص ۳۱۳ سے ص ۳۱۶ تک تقریباً ۲۲۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے جو کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغفور و مرحوم کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر ہی نہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید

آپ فرماتے ہیں:

فَإِنْ قَتَلَ قَتْلًا يَجُوزُ أَنْ يَقَالَ
قَاتِلَ الْحُسَيْنِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ
بِقَتْلِهِ. لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَتْلًا
الْعَوَاجِبُ أَنْ يَقَالَ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ
إِنْ سَأَلَ قَبْلَ التَّوَابَةِ
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَحْتَمِلُ أَنْ

اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ
کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے
والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہنا جائز
ہے ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے
کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر
بغیر توبہ کے مرا ہے تو اس پر خدا

يَمُوتُ بَعْدَ التَّوْبَةِ ۝

کی لعنت کیونکہ یہ ایک احتمال ہے
کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ سیدنا امام حسین
رضی اللہ عنہ کا قتل ناحق تھا اور نہ قاتل پر خدا کی لعنت جائز نہ ہوتی اور توبہ کی قید
لگانا امام صاحب کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یزید کا
نام لے کر لعنت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

ابو شکور سالمی محمد بن عبد السعید بن شعیب کشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

بَعَّةُ الْحَكَايَةِ وَالْمُسْلِمِينَ
لَمْ يَفْقَ عَلَى يَزِيدٍ شَيْءٌ عَنِ اللَّهِ
بَنَ زُبَيْرٍ وَ مُحَمَّدٍ مِنَ الْحَنْفِيَّةِ
وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَثِيرٌ مِنْ
أَهْلِ الْبَيْعَةِ لَمْ يَفْقَرُوا عَلَيْهِ
فَلَمْ يَكُنْ أَسْمًا عَادِلًا فَفُتِحَ
بِعَدَا أَنْ الْحُسَيْنَ لَمْ يَكُنْ
بَاغِيًا شَرًّا اخْتَلَفُوا فِي جَوَازِ اللَّعْنِ
عَلَى يَزِيدٍ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ
لَلْعَنِ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ كَانَ إِمَامًا

صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی
بیعت پر اتفاق نہیں کیا مثل عبد اللہ
بن زبیر، محمد بن الحنفیہ، حسین بن علی
اور دیگر بہت سارے اہل بیعت
متفق نہیں ہوئے لہذا یزید امام عادل
نہ تھا اور یہ ہی سبب ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ
باغی نہیں۔ اس لیے علماء نے یزید
پر لعنت کرنے میں اختلاف کیا ہے
بعض نے کہا ہے کہ لعنت پر یزید
جائز نہیں کیونکہ وہ چند سال مسلمانوں

۱۔ احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ سطر ۶۔ مطبوعہ مصر نہ بزرگ ہمارے آقا و مولانا محمد نجف لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ کے
مجموعہ ہیں۔

لِنَسْلِيَنَّ فِي سَنَيْنٍ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ يَجُوزُ لَوْ أَنَّ كَفَرَ
بِاللهِ حَيْثُ أَجَاذَ قَتَلَ الْحُسَيْنِ
وَرَضِيَ بِذَلِكَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ
بِأَنَّ يَزِيدَ لَمْ يَأْمُرَ الْقَوْمَ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَإِنَّمَا أَمَرَهُمْ
بِطَلْبِ الْبَيْعَةِ أَوْ بِأَخْذِهِ وَمَنْ عَلَيْهِ
إِلَيْهِ فَمَنْ قَتَلُوهُ بَغْيٌ
أَمْرٌ وَمَا رَضِيَ بِذَلِكَ وَالْأَمْرُ
أَنَّ نَقُولَ بِأَنَّ يَزِيدَ لَمْ
أَمُرْ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ أَوْ رَضِيَ وَ
أَجَاذَ وَجُوزَ اللَّعْنِ عَلَى أَهْلِ
الْبَيْتِ قَامَتْ يَجُوزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ
وَالْأَمْرُ وَكَذَلِكَ قَاتِلُهُ
لَا يَكْفُرُ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْلَالٍ

کا امام رہا ہے اور بعض کہتے ہیں
کہ لعنت بریزید جائز ہے کیونکہ وہ
مُنکر خدا ہے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ
کے قتل کا حکم دیا اور اس پر راضی تھا۔
بعض کہتے ہیں کہ یزید نے حسین
رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہ دیا بلکہ طلب
بیعت یا پکڑ کر اپنے پاس حاضر کرنے کو
کہا تاہم قتل نے آپ کو قتل کر دیا اور
یزید آپ کے قتل پر راضی نہ تھا اور صحیح
بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر یزید
نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا یا
قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل کو جائز
رکھا یا اہل بیعت پر لعنت کرنا جائز سمجھا تو
پس یزید پر لعنت جائز ہے اگر مباح نہیں تو لعنت
جائز نہیں اور یہ ہی حکم آپ کے قاتل کا ہے۔

علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں :

لَنَقُولَ عَلَى جَوَازِ اللَّعْنِ عَلَى مَنْ

امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور

لہ تبیہ اور شکور مثلاً

قَتْلَهُ أَوْ أَمْرَ بِهِ أَوْ أَجَاذَهُ أَوْ
رَضِيَ بِهِ. وَالْحَقُّ أَنَّ رَضَايَ يَزِيدُ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاسْتِثْمَادِهِ بِذَلِكَ
وَأَهْلَانِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَ
إِنْ كَانَ تَقَامُصُهَا أَحَادٌ
فَتَحْتَمِلُ لَأَسْتَقْفَنَ فِي شَأْنِهِ بَلْ فِي
إِيمَانِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ
أَنْصَارِهِ وَأَعْوَابِهِ ۝

قتل کا حکم دینے والے پر اور قتل کو
جائز سمجھنے والے پر اور آپ کے قتل
پر راضی ہونے والے پر لعنت بھیجنے
پر سب علماء کا اتفاق ہے اور حق
بات یہ ہے کہ یزید کا قتل حسین سے
راضی ہونا اور خوشی منانا اہل بیت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت کرنا
اگرچہ اخبار احاد سے ثابت ہے لیکن
تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکا ہے پس
ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور اس
پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار اور ساتھی ہیں۔
شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف قدسی شافعی فرماتے

ہیں —

لَمْ يَخْتَلَفْ فِي الْغَدَابَةِ يَزِيدُ
فَقِيلَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى مَنْ
مِنْ الْأَوْجِبَةِ إِذْ عَلَى
الذَّيَّةِ الطَّاهِرَةِ كَالْأَمْرِ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا
اختلاف ہے بعض اُس کے کفر
کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر
ایسی بری جرات کی ہے کہ سیدنا حسین

وَمَاجَرَى مَا يَنْتَبِهُنَّ بِمَا بِهِ
الطَّيْنُ وَلَيْسَ لِيَذْكُرَهُ السَّمْعُ
وَقِيلَ لَا إِذْ لَدَيْتُ لَنَا عَنْهُ
تِلْكَ الْأَسْبَابُ الْمَوْجِبَةُ لِلْكَفْرِ
وَحَقِيقَةُ الْأَمْرِ بِطَرِيقِهِ
الَّتِي أَبَتِ الْقَوِيَّةُ فِي شَاهِدِهِ
التَّوَقُّفُ فِيهِ وَرَجْعُ الْأَمْرِ
إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ ۝

یعنی اللہ عزہ کے قتل کا حکم دیا اور
ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی
سلیم طبع انسان سن نہیں سکتا اور
بعض اُس کے کفر کے قائل نہیں
کیونکہ جو اسباب موجب کفر ہیں
وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات
یہی ہے کہ انسان اس کے بارے
میں خاموش رہے اور اس کا انجام
خدا کے سپرد کرے۔

علامہ عبد العزیز مرحوم نے اس شرح شرح العقائد میں فرماتے ہیں:-

بَعْضُهُمْ أَطْلَقَ اللَّغْنَ عَلَيْهِ
مِنْهُ أَثْنُ الْجُوزِيِّ الْمُحَدِّثِ
وَصَنَّفَ كِتَابًا بِاسْمِهِ الرَّدُّ عَلَى
التَّعَصُّبِ الْعِنْدِ الْأَسَانِجِ
عَنْ ذِمَّ يَزِيدَ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمِنْهُمْ
الْعَاصِمِيُّ أَبُو لَيْسَى ۝

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز
رکھا ہے جو علماء یزید کو ملعون کہتے
ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے
ذی شان محدث ابن جوزی بھی
ہیں انہوں نے اُس کے متعلق
کتاب لکھی ہے جس کا نام الردی التعصب
العیند ذم یزید ہے اور ان ہی

علماء میں سے امام احمد حنبل بھی ہیں
اور قاضی ابویعلیٰ بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حفظاً حدیث و شریعت میں بڑے
متشدد سمجھے گئے ہیں اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام
بخاری اور دیگر اکثر محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
جیسے آپ کے مقلد۔

علامہ علی القاری لمکتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

اُخْتَلِفَ فِي الْفَنَاءِ بَيْنَهُ قِيلَ
نَعْدَ بَعْضُ لَمَّا وَدَّ عَنْهُ مَا
يَدُلُّ عَلَى الْفَنَاءِ مِنْ تَحْلِيلِ
الْخَمْرِ مِنْ تَفَوُّهِهِ بَعْدَ قَتْلِ
الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ أَخْتَلَفَ
حَاجِزٌ يَتَمَعُّ لِمَا فَعَلُوا بِأَشْيَاخِ
قُرَيْشٍ وَصَنَادِيدِهِمْ
فِي بَدْرٍ

یزید کے کفر میں اختلاف ہے جو کچھ
اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے
کفر پر دلیل ہے مثلاً خمر کو حلال قرار
دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے
قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کہ میں نے اہل بیت
کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے
دُور وں کے ساتھ میدان بدر میں
کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں :-

بعض جاہل جو یہ لکھتے ہیں کہ امام حسین

مَاتَ نَفَرًا مِنْ بَعْضِ الْجَمَلَةِ مِنْ

شرح الفقہ اکبر رحمۃ اللہ علیہ

اَنْكَ الْمُحْسِنِينَ كَانَ بَاغِيًا
فَبَاطِلٌ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ
وَلَعَلَّ هَذِهِ أَمِنْ هَذِهِ يَأْتِي الْخَوَارِجُ
عَنِ الْجَنَادَةِ ۝

رضی اللہ عنہ باغی تھے سو یہ بات البنت
کے نزدیک بالکل باطل ہے (یعنی یہ
کسی اہل سنت کا قول نہیں) یہ صرف
خارجیوں کا ہڈیان ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علماء اہل سنت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں
لیکن بعض غلو اور افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بیٹھ جاتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بنا پر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین
رضی اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَذَا
الْقَوْلِ وَمِنْ هَذَا الْوَعْدِ۔ یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے
امیر ہو کیسے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جبکہ
اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے
بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منورہ سے چند لوگ اس کے پاس شام
میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو
دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے
بر ملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تارک الصلوٰۃ ہے۔ زانی
ہے۔ فاسق ہے۔ محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی
ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم

نہیں دیا تھا اور نہ وہ شہادت حسین پر رضامند تھا۔ حضرت حسین اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور اہل بیت کی اعانت اور ذلت کے واقعات تو اتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا ازراہ تکلف ہے ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتل حسین دراصل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ ایسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ نبی علیہ السلام کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد سے لعن عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا باعث ایذا و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا اہانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو	إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ
ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا اور	وَرَسُولَهُ لَعَنَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں	وَالْآخِرَةِ دَاعًى لَعْنَةٍ عَظِيمًا
اور خدا نے ان کے لیے دردناک	مُعِينًا ۝

۝ سورہ احزاب آیت نمبر ۵۶

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکتا کہ ارتکاب کفر و معصیت کے یہ اس نے توبہ کر لی ہو اور آخر کار تائب ہو گیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ علماء سلف اور مشاہیر اُمت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے تشدد تھے اپنی کتاب میں لعنت بر یزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا۔ اس بد بخت نے جو کاروائیے بد سرائی انجام دیئے ہیں، اُمتِ رسول میں کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین اور امانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بد بخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرستی کے بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقی ماندہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور اس کی توبہ اور رجوع مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور اُلفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موافقت اور ان تمام لوگوں کی دوستی (جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پاٹمال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں) سے محفوظ و مامون رکھے اور دنیا و آخرت میں اہل بیت کے مشرب و مسک پر رکھے۔
 بِمَنْ مِّنَ النَّبِيِّ وَالْإِسْلَامِ وَالْجِبَادِ وَبِمَنْ مِّنْهُ وَهُوَ قَرِيبٌ مِّمَّنْ
 شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں کا پتھر ہے۔ یہ مسک اور مشرب اہل سنت و جماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسک پر قائم رکھے۔

اُمتِ مسلمہ میں اختلاف

اُمتِ مسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنتی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر و لعنتی بھی کہتے ہیں اور بعض کافریا لعنتی کہنے سے منع کرتے ہیں۔ بعض نہ منع کرتے ہیں اور نہ کافر و لعنتی کہتے ہیں یہ تینوں مسک اہل سنت و جماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک رسوائی زمانہ جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام ”رشید ابن رشید امیر المؤمنین یزید رضی اللہ عنہ“ ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

ابن تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام "حسین رضی اللہ عنہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ" ہے پمفلٹ کے آخر میں ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابن تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ خارجیوں کا یہ ابن تیمیہ پر بہتان ہے حالانکہ خارجی ابن تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اِذَا فَانَكَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔ بلکہ ابن تیمیہ نے اپنی تحریر میں ایک سوال اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے خارجی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

یٰزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے
پہاںدگان کو خوب سروسامان دے کر
ان کو مدینہ شریف بھیج دیا باوجود اس
کے اس نے حسین کی کوئی حمایت نہ
کی اور نہ ہی اس کے قاتل کو قتل کیا
اور نہ ہی امام عالی مقام کے خون کا بدلہ لیا

اِنَّهُ جَمَعَ بَاخِنَ الْجَمَازِ
وَاَزْسَلَمَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
لِكِنَّةٍ مَعَ ذَلِكَ مَا اَنْتَصَرَ
لِلْحُسَيْنِ وَلَا اَمَرَ بِقَتْلِ قَاتِلِهِ
وَلَا اَخَذَ بِسَارِهِ۔

جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابن تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیدنا امام اعلیٰ مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرک نہ ہوتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے اہل بیت کا خیر خواہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرتا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا۔ کیونکہ وہ حاکم وقت اور با اختیار تھا۔ یہ سب کچھ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں۔ لیکن قواعد شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کچھ نہیں کہتے بس اتنا ہی کافی ہے کہ علیہما علیہ۔ سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ ما علیہ کی محبت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سب سے بڑا ہتھکنڈا غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

عمیر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سنائی
 ام حرام نے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فرماتے سنا کہ پہلا لشکر میری
 اُمت کا جو غزوہ بحرِ رطے گا ان
 پر جنت واجب ہے۔ ام حرام
 کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ
 کیا میں اُن میں سے ہوں۔ آپ نے
 فرمایا تو اُن میں سے ہے پھر نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت

قَالَ عُمَيْرٌ سَمِعْتُ ثَنَا أُمَّ حَرَامٍ
 أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ
 أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أُوجِبُوا
 قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ
 مَدِينَةَ مَيْسَرٍ مَغْفُورٌ لَهُمْ

کا پہلا شکر جو غزوہ قسطنطنیہ لڑے

گادہ بجھے ہوئے ہیں ۛ

خارجیوں کا استدلال یوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور یزید اس لشکر کا سالار تھا لہذا وہ اس عموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۱

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے ہیں تو مذہب حق اہل سنت و جماعت کا کوئی فرد تو یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہتا یا کم از کم یزید کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا اہل سنت کے نزدیک یزید قابل نفرت انسان ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں انہوں نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۲۱۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل و حقیر انسان ہے جو ذکر کے قابل ہی نہیں۔

جواب نمبر ۲

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

ما من عام الاخص منه البعض یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے بعض افراد مخصوص نہ ہوں یہ معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بناء پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:-

یزید کا اس عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل خاص سے اس عموم سے خارج نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل علم میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لہم مشروط ہے مطلق نہیں وہ یہ کہ مغفور لہم وہ ہیں جو بخشش کے اہل ہوں اگر کوئی فرد لشکر کا مرتد ہو جائے وہ اس بشارت میں داخل نہیں اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

لَا يَسْلُزِمُ مِنْ دَخُولِهِ فِي ذَلِكَ الْعُمُومِ أَنَّ لَا يَخْرُجَ بِدَلِيلٍ خَاصٍّ إِذْ لَا يَخْتَلِفُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَشْرُوطٌ بِأَنَّ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْمَغْفِرَةِ حَتَّى يَوَازِنَهُ وَلِهَذَا مِمَّنْ غَزَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَدْخُلْ فِي ذَلِكَ الْعُمُومِ بِاتِّفَاقٍ فَلَا عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ مَغْفُورٌ لَيْسَ وَحْدَ شَرَطُ الْمَغْفِرَةِ فِيهِ شَيْءٌ

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
کہ حبش قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
وقت تک پائی جائیں۔

محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے :
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَعْنِي جِوَانِ الْإِنْسَانِ زَبَانٍ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبَّرَهُ دَعَا بِهِ وَبَيَّنَّ بِهِ.

کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وگرنہ تو مرزا
قادیانی کی امت کافر کیوں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔
خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت کے تہتر
فرقے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ اس
بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے
ہی ہوں گے لیکن پھر بہتر فرقے جہنمی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ پڑھنے والے کا جنتی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق
جو ہیں میسر ہوا وہ بدیہ ناظرین کو دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ
مختصر انشاء اللہ کافی اور دافی ثابت ہو گا اور اہل عناد کے لیے

دفتروں تحریر بے کار اور بے سود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے خارجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے وقوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہل سنت کی پوری دنیا میں سے کسی مسلم شخصیت کا یزید کو رحمتہ اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ لکھا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام ہم سے حاصل کریں۔

www.Ishaat-ul-Uloom.net

ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صبح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نت نئے رُوپ اور پُرشش انداز میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ ہر درد مند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا کردہ دین کے ہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُر زور اپیل ہے کہ خُدارا اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع مت کیجئے اور فری اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمائیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بجاہِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے جملہ آلام و مصائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)